السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ جانور ذبح کرے، اور پھر اس کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) عورت کے لیے جانور ذبح کرنا اسی طرح جائز ہے جیسے کہ مرد کے لیے ہے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحیحہ ثابتہ ہے (سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب ذبیحۃ المراۃ، حدیث: 3182۔) اور پھر اس ذبیحہ کا گوشت کھانا بھی حلال ہے، بشرطیکہ وہ عورت مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو اور شرعی طریقے پر ذبح کرے، خواہ مرد موجود بھی ہوں تب بھی اس کا ذبیحہ جائز ہے۔ ذبیحہ حلال ہونے کی ایسی کوئی شرط نہیں کہ مرد نہ ہوں تو وہ ذبح کرے۔

(2) ہاں جائز ہے کہ عورت قربانی وغیرہ ذبح کر سکتی ہے، کیونکہ اصل قاعدہ یہ ہے کہ عبادات میں مرد اور عورتیں شریک ہیں (اور ان کا حکم ایک ہے) سوائے کسی ایسی بات کے جو دلیل سے ثابت ہو۔ اور اس مسئلے میں ثابت ہے کہ ایک لونڈی وادی سلع میں بکریاں چرایا کرتی تھی کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو زخمی کر دیا، تو لونڈی نے دھار دار پتھر لے کر بکری کو ذبح کر دیا، تو آپ علیہ السلام نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا ابصر الراعی او الوکیل شاۃ تموت، حدیث: 2304 و مسند احمد بن حنبل: 76/2، حدیث: 5454۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 413

محدث فتویٰ